کیا تبلیغی جماعت

نہج رسالت پر

کام کر رہی ہے؟

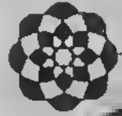
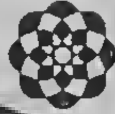
علماء اُمت کے لیے

لمحۂ فکریہ!

ازقلم: قاری فتح محمد

خطیب چک نمبر 51 جنوبی پٹھانکوٹ (سرگودھا)

کیا تبلیغی جماعت

نہجِ رسالتؐ پر کام کر رہی ہے؟

علماءِ اُمت کے لیے

لمحۂ فکریہ!

از قلم:

قاری فتح محمد

خطیب چک نمبر 51 جنوبی پٹھانکوٹ (سرگودھا)

علماء اُمت کے لیے لمحہ فکریہ.......... ؟

ایک عرصہ سے تبلیغیوں کی کہانیں سن رہے تھے۔جب کبھی کچھ لکھنے یا کہنے کا خیال آتا تو یہ سوچ جذبات کو ٹھنڈا کر دیتی کہ ان میں اکثر لوگ اَن پڑھ یا دینی تعلیم سے ناواقف ہوتے ہیں۔لیکن مولانا طارق جمیل کا ۱۳-۴-۲۰۰۶ بروز جمعرات مدنی مسجد سرگودھا کا بیان سن کر حیرت کی انتہا نہ رہی۔کہ مولانا طارق جمیل جیسا صاحب علم آدمی بھی اگر اس دلدل میں پھنسا ہوا ہے۔تو اَن پڑھ پر کیا شکوہ۔۔۔۔مولانا نے فرمایا کہ :

> ''مجھ سے ایک عالم نے پوچھا، کہ مولانا ہمارے پاس مجمع کم ہے۔۔۔اور آپ کے پاس زیادہ ہے۔اس کی کیا وجہ ہے۔؟ تو میں نے کہا کہ آپ مسلک کی تبلیغ کرتے ہیں۔اور ہم دین کی تبلیغ کر رہے ہیں۔''

تو مولانا طارق جمیل سے مؤدبانہ التماس ہے کہ، اگر مجمع کی کثرت تبلیغ دین کی دلیل ہے۔تو پھر آپ سے زیادہ بریلوی دین کی تبلیغ کر رہے ہیں۔کیونکہ ان کے پاس بارہ ربیع الاول کو اتنا مجمع ہوتا ہے۔جو آپ کو کبھی نصیب نہ ہوگا۔اور مولانا بڑے ادب سے عرض ہے

کہ حضور ﷺ نے دین کی تبلیغ کی تو۔۔پتھر کھانے پڑے۔حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے دین کی تبلیغ کی تو لہولہان ہونا پڑا۔۔حضرت بلال ؓ نے دین کی تبلیغ کی تو گرم ریت پر بھاری پتھروں کے نیچے لیٹنا پڑا۔۔امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ نے بھی دین کی تبلیغ کی تو جیل سے جنازہ نکلا۔۔امام احمد بن حنبلؒ نے دین کی تبلیغ کی کوڑے کھانے پڑے ۔اکابرین علماء دیوبند (جن کے بانیان تبلیغی جماعت) شاگرد تھے ۔انگریز غاصب کا اس برصغیر پاک وہند میں سانس لینا دشوار کیا تو کسی کو اسیر مالٹا بننا پڑا۔۔۔اور کسی کو ''کالا پانی'' جانا پڑا۔سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ کو بھی تبلیغ کی آدھی زندگی جیل میں گزارنا پڑی۔۔۔ مولانا محمد علی جالندھریؒ نے دین کی تبلیغ کی سترہ سال جیل کاٹی ۔۔۔شہید ناموس صحابہؓ حضرت جھنگویؒ نے تبلیغ کی تو گولی کھانا پڑی۔۔۔(بانیان واکابرین تبلیغی جماعت کا اخلاص وللّٰہیت اپنی جگہ پر مسلّم)

مولانا (طارق جمیل) آپ کون سے دین کی تبلیغ کرتے ہیں۔ کہ آپ کی امریکہ اور برطانیہ میں بھی دعوتیں ہوتی ہیں۔دین محمدی کو دائیں بائیں سے تراش خراش کر جہاں سے ذرا آنچ آنے کا خطرہ ہو۔وہیں سے پہلو بچا کر۔۔۔یا جس بات پر ذرا عوام کی طرف سے یا

حکمرانوں کی طرف سے گرفت کا خدشہ ہو۔۔۔اس کو نظر انداز کر کے نازاں ہو۔کہ ہم دین کی تبلیغ کر رہے ہیں۔آپ نے اسی بیان میں کہا:

''باقی تحریکیں دین کی طرف نہیں بلا رہیں۔''

ماضی قریب میں جھانکیے ۔۔۔تحریک ختم نبوۃ ۱۹۵۳ء میں محدث کبیر علامہ سید انور شاہ کشمیریؒ ،سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ ،علامۃ العصر سید محمد یوسف بنوریؒ جیسے اساطین فضل وکمال قیادت کرتے نظر آتے ہیں۔اور کبھی کسی موڑ پر مصلحت کا شکار نہ ہوئے۔اور اس تحریک ختم نبوۃ میں ہزاروں عوام الناس شہادت جیسے عظیم منصب پر فائز ہوئے۔اور الحمدللہ ثم الحمدللہ انہیں اکابرین کی سرپرستی میں تحریک اپنے منطقی انجام تک پہنچی۔اور اُمت کو ایک عظیم فتنہ سے بچایا۔

تحریک نظام مصطفےٰ ﷺ میں اس اُمت کی مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ نے قیادت کی۔اور وقت کے جابر سلطانوں سے ٹکرا کر قیادت کا حق ادا کیا۔ تحریک عظمت ناموس صحابہؓ پر نظر دوڑائیے۔۔۔۔جن خدا مست لوگوں کی داستان لہولہو ہے۔حضرت جھنگوی شہیدؒ ،علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ ،اعظم طارق شہیدؒ نے باطل فرقوں کی سرکوبی کی۔اور قیادت کا حق ادا کرتے چلے گئے۔ان حضرات کی معیت میں

ہزاروں نے جام شہادت نوش کیا۔اس طرح قرآن وسنت کا پرچم بلند ہوا۔تحریک تحفظ ناموس رسالت ﷺ میں مولانا فضل الرحمٰن قیادت کر رہے ہیں۔

مولانا (طارق جمیل) آپ کے خیال میں تو یہ سب لوگ دین کی دعوت کے بغیر (ناکام) ہی چلے گئے۔(معاذ اللہ) اس لیے کہ یہ حضرات آپ کے مدرسہ رائیونڈ کے طالب علم نہ تھے۔

اپنے اسی بیان میں مولانا (طارق جمیل) کہتے ہیں :

''مولانا الیاسؒ حنفی مذہب تھے ،چشتی مشرب تھے ، نہ انہوں نے چشتی مشرب کی دعوت دی ، نہ ابوحنیفہؒ کی فقہ کی دعوت دی۔ انہوں نے ایمان کی دعوت دی ،اسلام کی دعوت دی تبلیغ اور باقی تحریکوں میں کیا فرق ہے۔؟باقی تحریکیں ''الدین'' کی طرف نہیں بلا رہیں۔''

دعوت فکر:

مولانا صاحب یاد رکھیئے ! جو لوگ اپنے اسلاف کا راستہ چھوڑ دیتے ہیں۔وہ بھٹکے ہوئے گمراہ لوگ کہلاتے ہیں۔آپ کے پاس

مجمع اس لیے نہیں آ رہا کہ آپ دین سنا رہے ہیں۔اس لیے مجمع ہے کہ آپ نے توحید اور شرک، سنت اور بدعت کو ایک جگہ جمع کیا ہوا ہے۔

اور اہل شرک و بدعت کے پیچھے اپنی نمازیں برباد کر رہے ہیں، عین ممکن ہے کہ قیامت میں آپ سے یہ سوال ہو جائے۔کہ طارق جمیل تیرے پاس اتنا مجمع ہوتا تھا۔جن میں غیر اللہ سے مدد مانگنے والے قبروں کی پوجا کرنے والے، قبروں پر سجدہ کرنے والے، مرادیں مانگنے والے، دین محمدی میں بدعات داخل کرنے والے تھے۔تو نے ان کو حقائق سے آگاہ کیوں نہ کیا۔

کیا تبلیغی جماعت نہج رسالت پر کام کر رہی ہے۔؟

﴿۱﴾ بیت اللہ شریف میں کم و بیش ۳۶۰ بت مشرکین عرب نے لٹکا رکھے تھے۔کوئی اولاد دینے والا، کوئی صحت دینے والا، رزق دینے والا، کوئی عزت دینے والا سمجھ رکھا تھا۔تو کوئی بیٹے بیٹیاں دینے والا۔کوئی حاجات پوری کرنے والا اور کوئی مشکلات دور کرنے والا گمان کرتے تھے۔ان سب کو (الٰہ) کا نام دیتے تھے۔جیسا کہ سورۃ انبیاء میں ہے۔کہ مشرکین نے کہا کہ :

''من فعل ھذا بآلھتنا. ہمارے الٰہوں کا یہ حشر کس

نے کیا۔''

حضور اکرم ﷺ نے جب اعلان فرمایا کہ **لا الہ الا اللہ** مشرکین مکہ اس پہلے اعلان سے ہی سمجھ گئے، کہ آپ ﷺ یہ اعلان کر رہے ہیں کہ جن سے ہم نے حاجات کی اُمیدیں باندھ رکھی ہیں۔یہ ہماری حاجات روائی، مشکل کشائی میں کسی چیز کی بھی قدرت نہیں رکھتے۔اس لیے اس پہلے اعلان پر ہی آپ ﷺ کے دشمن بن گئے۔ثابت ہوا کہ جس نام سے وہ کسی کی عبادت کر رہے تھے۔اُسی نام سے ہی تردید کی گئی۔اب مزار کے نام سے، پیر فقیر کے نام سے غیر اللہ کی پرستش ہو رہی ہے۔گدی نشین کے نام سے دربار کے نام سے، داتا کے نام سے غیر اللہ کی پرستش ہو رہی ہے۔نہج رسالت پر کام کا تقاضا تو یہ تھا۔کہ جن ناموں سے غیر اللہ کی پرستش ہو رہی تھی۔انھیں ناموں سے تردید بھی ہوتی۔

لیکن تبلیغ والے بائی پاس۔۔۔توحید سنا رہے ہیں :

''اللہ سے سب کچھ ہونے کا یقین اور مخلوق سے کچھ نہ ہونے کا یقین ہمارے دل میں آ جائے۔''

یہ گول مول بات جو عوام الناس کی سمجھ میں ہی نہیں آتی۔لوگوں کو سنا کر

کہتے ہیں کہ نہج رسالت ﷺ پر کام صرف تبلیغ والے کر رہے ہیں۔

میرا سوال یہ ہے کہ حضور ﷺ جو حسن اخلاق میں، کردار و گفتار میں پوری کائنات سے افضل ہیں۔ وہ تو نہج رسالت پر کام کریں تو ان کو پتھر مارے جائیں۔ اور تبلیغ والے نہج رسالت پر کام کریں۔ تو ان کی دعوتیں کی جائیں۔ (کیا نسبت) اور اگر تبلیغ والے یہ کہیں کہ ہمیں بھی بعض جگہ پر لوگ مارتے ہیں۔ تو وہ اس لیے نہیں مارتے کہ تبلیغ والے حق سنا رہے ہیں۔ وہ تو اس لیے مارتے ہیں۔ کہ (یہ بستروں والے دیوبندی ہیں۔) حالانکہ یہ نہ دیوبندی ہیں نہ بریلوی یہ صرف تبلیغی ہیں۔

﴿۲﴾ تبلیغ والے عموماً "کنتم خیر اُمة اُخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنهون عن المنكر." پڑھتے ہیں۔ اور لوگوں کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی دعوت دیتے ہیں۔ جو کہ ایک بہت ہی اچھا عمل ہے۔

میرا سوال یہ ہے کہ قبریں پختہ بنانا، ان کے اوپر بڑے بڑے گنبد بنانا، قبروں پر ریشمی چادریں بچھانا، چراغ جلانا، قبروں پر میلے لگانا، مجاور بیٹھانا، طواف اور سجدے کرنا، مسجد چھوڑ کر پیر کی قبر کے سامنے سجدے کرنا، مزاروں پر نذر و نیاز پکانا، پیر کے نام پر بکرے پال

کر سالانہ چڑھاوے چڑھانا، قبر والوں سے صحت، عزت، رزق مانگنا، بارہ ربیع الاول کو صرف عید ہی نہیں بلکہ عیدوں کی بھی عید منانا، جلوس نکالنا، گیارہویں شریف کو عشر، زکوٰۃ سے بھی زیادہ اہتمام سے ادا کرنا۔ فوتگی پر قل، ساتواں، چالیسواں کا اہتمام کرنا یہ سب منکرات ہیں یا نہیں۔۔۔۔ اگر یہ منکرات ہیں تو تبلیغ والے بتائیں کبھی بھول کر بھی ان منکرات کے خلاف زبان کھولی ہے۔ تاء مرون بالمعروف پر عمل اور تنهون عن المنکر سے پہلو بچانا اور اہل باطل سے دب جانا کیا یہی نہج رسالت ہے۔ تبلیغ والے ذرا توجہ کر کے حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحبؒ کے فرمان بھی سن لیں۔ فضائل قرآن صفحہ ۴۷ پر فرماتے ہیں۔ کہ:

> "قرآن کی اشاعت میں آپ کی طرف سے کیا اعانت ہوتی ہے۔ اور یہی نہیں بلکہ خدارا ذرا غور سے جواب دیجئے کہ اس سلسلے کو بند کرنے میں آپ کا کتنا حصہ ہے۔ آج اس کی تعلیم کو بے کار بتایا جا رہا ہے۔ اور بے کار دماغ سوزی کہا جاتا ہے۔ ممکن ہے آپ اس کے موافق نہ ہوں۔ لیکن ایک جماعت

جب ہمہ تن اس میں کوشاں ہیں۔تو کیا آپ کا سکوت یعنی آپ کی خاموشی اس کی اعانت نہیں ہے۔''

بہت سے لوگوں کا یہ خیال ہوتا ہے۔کہ ہم اس خیال میں شریک نہیں تو ہم کو کیا۔۔۔مگر اس سے آپ اللہ کی پکڑ سے بچ نہیں سکتے۔

اور اسی صفحہ کے آخر میں فرماتے ہیں۔

''یعنی باطل عمل دیکھ کر اہل حق کی خاموشی اہل باطل سے تعاون ہے۔''

اور حضرت والا اس سے اگلے صفحہ ۷۵ پر فرماتے ہیں :

''حضرت بلال بن سعدؓ نے فرمایا کہ: جب برائی چھپ کر کی جاتی ہے۔تو اس کا وبال صرف کرنے والے پر ہوتا ہے۔لیکن جب کھلم کھلا کی جائے۔اور اس پر انکار نہ کیا جائے۔تو اس کا وبال عام ہوتا ہے۔''

جب کھلے طور پر ہوں گے تو اس کو نہ روکنے کا وبال بھی کھلم کھلا ہوگا۔کیا مندرجہ بالا برائیاں کھلم کھلا نہیں ہو رہی ہیں تبلیغ والے بھول کر بھی اس کو زبان پر نہیں لاتے۔

امام حسینؓ نے فرمایا کہ :

''لوگو! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے۔جس نے ایسے بادشاہ کو دیکھا جو ظالم ہے۔خدا کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال کرتا ہے۔خدا کے عہد کو توڑتا ہے۔سنت رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کرتا ہے۔خدا کے بندوں پر زیادتی کے ساتھ حکومت کرتا ہے۔اور دیکھنے والے کو اس پر اپنے عمل اور قول سے غیرت نہ آئی تو خدا کو یہ حق حاصل ہے۔کہ اس بادشاہ کے بجائے اس دیکھنے والے کو جہنم میں داخل کر دے۔''

تبلیغ والوں کا معاملہ اس کے بالکل اُلٹ ہے۔اگر کوئی غیرت ایمانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے باطل کے خلاف زبان کھول ہی لیتا ہے تو تبلیغ والے یہ کہہ کر اُسے خاموش کر دیتے ہیں کہ بھائی اُمت میں توڑ پیدا نہ کرو۔۔۔اُمت کو ویلڈنگ کرنے کا جو طریقہ تبلیغ والوں نے اختیار کیا ہے، نہ تو یہ طریقہ قرآن بتاتا ہے۔نہ پیغمبر علیہ السلام کے عمل سے ثابت ہوتا ہے۔نہ صحابہؓ کا اس پر عمل تھا۔نہ آئمہ مجتہدین اور نہ کسی دور میں علماء اُمت نے اس کے یہ طریقہ اختیار کیا ہے۔جہاں

کہیں باطل کی آواز بلند ہوئی علماء حق نے اس کے خلاف تحریر وتقریر کے ذریعے اس کی تردید فرمائی۔اُمت کو آگاہ کیا کہ بھائیو! گمراہی سے بچو۔۔۔تبلیغ والے بتائیں اگر اُمت کے جوڑ کے بہانے اہل حق خاموش ہو جائیں تو اہل باطل کو گمراہی پھیلانے کا کھلا میدان نہیں مل جائے گا۔اور وہ پھر بے علم لوگوں کے ذہنوں میں من مانے عقائد نہیں ٹھونسے گے۔۔۔۔تبلیغ والے اگر کسی مصلحت کی بناء پر اہل شرک وبدعت کی مخالفت نہیں کر رہے تھے۔تو علماء اُمت نے ان کو اس لیے برداشت کیا ہوا تھا۔کہ چلو۔۔۔کسی نہ کسی درجہ میں تو دین کا کام کر ہی رہے ہیں۔جتنا کر سکتے ہیں اتنا کرنے دو۔۔۔باقی علماء اُمت جو کر رہے ہیں۔۔۔

لیکن ان کے بارے میں کچھ کہنے کی ضرورت اس لیے پڑی کہ یہ بیچارے اس مرض کا شکار ہو گئے ہیں کہ جو علماء کر رہے ہیں وہ دین کی دعوت ہی نہیں۔دین کا کام تو صرف تبلیغ والے کر رہے ہیں۔اس صورت میں ہر عالم کا فرض بنتا ہے کہ وہ تحریر سے تقریر سے ان کو واضح کرے کہ آپ جو کر رہے ہیں یہ صرف اور صرف عمل کی دعوت ہے۔دین کی دعوت عقائد کو کھول کر بیان کرنے کا نام ہے۔جس کو

آپ مسلک کی دعوت کہہ کر عوام کو دھوکہ دے رہے ہیں۔کیا عقائد کی دعوت چار دیواری کی دعوت ہے۔آپ ﷺ نے صحابہ کرامؓ کی جماعت نے عقائد کی دعوت چار دیواری میں دی ہے۔

﴿۳﴾ ہمارے دور میں پورے ضلع میں کہیں کوئی ایک مفتی صاحب ہوتے تھے۔جن سے لوگ فتویٰ کی ضرورت پوری کرتے تھے۔جب سے تبلیغی جماعت کے مدرسے بنے۔ماشاء اللہ مفتیوں کا حساب ہی نہیں رہا۔فتویٰ لے کر جائیں تو ارشاد ہوتا ہے۔فتویٰ دے جائیں پرسوں آکر لے جانا۔بہر حال وہ مفتی تو ہیں نا۔۔۔اب ان بڑے بڑے مفتیوں کے ہوتے ہوئے جہاں کہیں مساجد میں تبلیغ والوں کا تسلط ہے۔وہاں صبح وشام درس قرآن پاک یا درس حدیث کی بجائے فضائل اعمال لے کر بیٹھ جاتے ہیں۔کیا درس قرآن پاک یا درس حدیث سے عوام الناس کی جو ضروریات پوری ہوتی ہیں،وہ فضائل اعمال سے پوری ہوسکتی ہیں۔یا قرآن پاک یا حدیث پاک کے درس میں جو برکات ہیں وہ فضائل اعمال میں ہوسکتی ہیں۔

اگر تبلیغ والے یہ کہیں کہ فضائل اعمال میں بھی تو آیات اور احادیث ہیں۔تو ان سے عرض ہے۔کہ فضائل اعمال میں چند ایک

مسائل کا بیان ہوا ہے۔ جبکہ قرآن وحدیث میں مکمل ضابطہ حیات اور دستور زندگی ہے۔ اور سرور دوجہاں کا ارشاد بھی سن لیں تبلیغی نصاب مسلمانوں کی موجودہ پستی کا واحد علاج صفحہ نمبر ۸ پر حضرت شیخ الحدیثؒ نے حضور ﷺ کا ارشاد گرامی نقل کیا ہے۔ کہ لا الہ الا اللہ اپنے پڑھنے والے کو ہمیشہ نفع دیتا رہتا ہے۔ اور بلا وعذاب کو دور کرتا رہتا ہے۔ جب تک اس کے حقوق سے بے پرواہی نہ برتی جائے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ اس کے حقوق سے بے پرواہی کیا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کھلے طور پر کی جائے پھر نہ ان کا انکار کیا جائے اور نہ ان کے بند کرنے کی کوشش کی جائے۔ آج گھر گھر بستی بستی شرک وبدعات کی یلغار ہے۔ بڑے بڑے مدارس میں بڑی بڑی مساجد میں علی الاعلان قرآنی آیات کی تحریف کر کے معانی بدل کر قوم کو دھڑا دھڑ جہنم کے راستے پر گامزن کیا جارہا ہے۔

جب اس کو کسی خطبہ یا کسی جلسہ کے ذریعہ روکنے کی کوشش کی جاتی ہے تو ہمیں کہا جاتا ہے، کہ صرف بزرگوں کی ترتیب پر رہو۔ اور بزرگوں کی ترتیب سے مراد یہ ہوتی ہے کہ رائیونڈ کے چھ نمبروں کے گرد

ڈیرہ ڈالے رکھو۔

ہم حضور ﷺ کی ترتیب اور صحابہؓ کی ترتیب سے بڑی کسی بزرگ کی ترتیب کو نہیں سمجھتے۔ ہمیں خدائے برتر نے آنکھیں دی ہیں۔ ہم اندھوں کی طرح لکیر کے فقیر کیوں بنیں۔ انسانوں میں صرف دو جماعتیں ایسی ہیں جو تنقید سے بالا تر ہیں ایک نبیوں کی جماعت اور دوسری صحابہؓ کی جماعت۔ بزرگوں کی ترتیب اگر درست سمت پر رہے گی تو درست کہیں گے۔ اگر بزرگ کوئی نئی ترتیب دینے کی کوشش کریں گے۔ ہرگز قبول نہیں کی جائے گی۔ رائیونڈ کے بزرگ تو آج کل عقائد کے بیان کو مسلک کی دعوت کہہ رہے ہیں۔ اور مسلک کی دعوت کو ظلم قرار دے رہے ہیں۔ اصحاب رسول ﷺ کی عزت کا تحفظ صرف مسلک کی دعوت نہیں ہے، غیرت ایمان کا تقاضہ ہے ازواج رسول ﷺ کی ناموس کا تحفظ بنات رسول کی عزت کا تحفظ صرف مسلک کی دعوت نہیں ہے غیرت ایمان کا تقاضا ہے اور عین دین کی دعوت ہے۔

دین محمدی میں نئی نئی بدعات کی تردید غیر اللہ کی پکار غیر اللہ سے مدد مانگنے والے کی تردید صرف مسلک کی دعوت نہیں ہے۔ غیرت ایمان کا تقاضا ہے اور عین دین کی دعوت اور اصل دین کی دعوت

ہے۔عقائد کی دعوت ترک کر کے اعمال پر اُمت کو متفق کرنے کے خواہشمند حضرات خوب سمجھ لیں کہ عقائد درست نہیں تو عمل کی بھی کوئی قیمت نہیں ۔اور اگر غیرت ایمان نہیں تو کسی عمل کی کوئی قیمت نہیں۔ساری رات نوافل پڑھنے والا جب صبح اُٹھ کر ''یا علیؓ مدد'' یا ''غوث پاک مدد'' کہے گا تو رات بھر جاگنا راکھ ہو جائے گا۔

﴿۴﴾ جہاد مذہب اسلام میں ایک ایسا عمل ہے جس کے بارے اگر یہ بھی کہا جائے کہ مسلمان اور مذہب اسلام کی بقاء ہی اس عمل سے وابستہ ہیں ۔تو بے جا نہ ہوگا ۔کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ہم نے مومنوں کی جان اور مال خرید لیے ہیں۔ جنت کے بدلے میں (کون مومن) جو اللہ کے راستے میں قتال کرتے ہیں ۔قتل کرتے بھی ہیں اور قتل ہوتے بھی ہیں ۔اب تبلیغ والے کہتے ہیں کہ جہاد ایک جذباتی عمل ہے ۔(معاذ اللہ) خبردار ایسے جملہ ادا کرنے والا اپنے ایمان کی فکر کرے ۔اس کا ایمان خطرے میں ہے۔

افسوس تو یہ ہے کہ یہ بات اگر کوئی جاہل کرتا تو یوں کہہ کر دل بہلا لیا جاتا کہ چلو یہ جاہل جو ہوا۔بات بھی وہ کرتا ہے ۔جو دورۂ حدیث سے فارغ جامعہ امدادیہ کا فاضل ہے ۔ایک تبلیغی اپنی تبلیغی

وفاداریوں کا اظہار کرتے ہوئے کہتا ہے ۔کہ دو ساتھی افغانستان جہاد کے لیے جارہے تھے، میں نے بڑی منت سماجت کر کے انہیں جہاد سے ہٹا کر رائے ونڈ بھیجا۔کیا تبلیغی اس کی کوئی مثال پیش کر سکتے ہیں ۔کہ حضور ﷺ کے دور میں یا صحابہؓ کے دور میں یا تابعین کے دور میں کسی جہاد پر جانے والے کو جہاد سے ہٹا کر تبلیغ پر بھیجا گیا ہو۔حدیث پاک ﷺ میں آیا ہے۔

''اذا ظاھرة البدع والفتن وثبت اصحابی
فليظهر العالم علمهٗ ومن لم يفعل فعليه لعنت
الله والملائكة والناس اجمعين .

ترجمہ: جب ظاہر ہوں بدعات اور فتنے ،اس وقت عالم ظاہر کرے اپنے علم کو (یعنی بدعات اور فتنہ کو روکے) اور اگر عالم ایسا نہ کرے ۔تو اس پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کی لعنت اور تمام انسانوں کی لعنت۔''

اب ضروری تو یہ تھا کہ بدعات اور فتنہ پھیلانے والوں کو بدعات اور فتنہ پھیلانے سے روکا جائے ۔لیکن اس کی بجائے جن لوگوں کا مشرک اور بدعتی ہونا اظہر من الشمس ہے ۔اُن کے پیچھے تبلیغی اپنی

نمازیں برباد کررہے ہیں۔۔تبلیغ والے کہتے ہیں: تبلیغی جماعت کا کام کشتی نوح علیہ السلام کی مانند ہے۔جو سوار ہوگیا وہ بچ گیا۔اور جو رہ گیا وہ رہ گیا۔۔۔تبلیغ والے یہ سوچ لیں کہ جو سوار ہوگئے۔وہ تو مسلمان تھے۔اور جو رہ گئے تھے وہ کون تھے۔۔۔رائیونڈ کی کشتی میں سوار نہ ہونے والوں کو آپ کیا کہہ رہے ہیں۔۔۔اس کشتی میں جو ہماری ہوش میں سوار نہیں ہوئے۔اُن کے اسمائے گرامی پڑھ لیں۔۔۔۔۔!

’’حضرت مولانا مفتی محمود صاحبؒ اس کشتی میں سوار نہیں ہوئے۔مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع صاحبؒ ،مرشد المجاہدین مفتی رشید احمد صاحبؒ، حضرت خواجہ خان محمد صاحبؒ، حضرت مولانا عبداللہ درخواستیؒ، حضرت مولانا سرفراز خان صفدر مدظلہٗ العالی، حضرت مولانا حق نواز جھنگویؒ شہید۔‘‘

رائیونڈ کی کشتی میں نظر نہیں آئے فہرست کی طوالت کے ڈر سے اسی پر اکتفاء کیا جاتا ہے۔انبیاء کرام کے وارث علماء کو کہا گیا ہے۔کوئی آدمی ساری زندگی ہر سال حج کرتا رہے۔وہ حاجی سے الحاج تو بن

جائے گا۔لیکن عالم دین نہیں بنے گا۔کوئی ساری ساری رات اللہ ہو کی تسبیح کرتا رہے۔وہ ولی اللہ تو بن سکتا ہے۔عالم دین نہیں بن سکتا۔چلئے چار مہینے لگانے والا تبلیغی یا مبلغ اعظم بن جائے گا۔لیکن عالم دین نہیں بنے گا۔

﴿۵﴾ چک نمبر ۳۰ جنوبی میں بعد نماز عشاء میں نے بوجہ تکلیف وجودی میں نے صرف پون گھنٹہ عظمت صحابہؓ کے موضوع پر اور تردید دشمنان صحابہؓ کے موضوع پر بیان کیا۔۔۔۔۔۔اُس مسجد کے ہائی جیکر تبلیغ والے تھے۔انہوں نے مولانا اللہ وسایا صاحب جو کہ فارغ التحصیل عالم باعمل ایک اللہ والے تھے۔اُنھیں کہا گیا کہ مولانا صاحب آپ صبح ہماری طرف سے فارغ ہیں۔

اس مسجد کے کنٹرولر اگر کوئی جاہل جٹ وغیرہ ہوتے تو وہ کم از کم ایک مرتبہ مولانا صاحب کو ضرور موقع دیتے۔کہ مولوی صاحب آئندہ یہاں بیان نہ ہونا چاہئے۔لیکن یہ کوئی عام جاہل تو تھے نہیں۔یہ تو تبلیغی جاہل تھے۔فوری چھٹی کرادی۔مولوی صاحب ایک متوکل عالم دین تھے۔انھوں نے جواب دیا کہ صبح نہیں ابھی مسجد خالی ہے۔صبح کی نماز کے لیے اپنا امام لاویں۔اہالیان دیہہ نے تبلیغیوں سے پوچھا کہ

مولوی صاحب کا کیا قصور ہے۔تبلیغیوں نے کہا کہ انھوں نے تقریر کیوں کرائی۔۔۔یا مولوی صاحب مسجد میں رہیں گے یا۔۔۔۔ہم۔

اہالیان دیہہ نے کہا کہ مولوی صاحب یہیں رہیں گے ۔۔۔آپ کی کمیٹی فارغ ہے۔آج تقریباً اس بات کو ۷۔۸ سال ہو چکے ہیں اتنے گھناؤنے اور جھوٹے الزام ایک اللہ والے پر تبلیغیوں نے لگائے ہیں کہ اللہ کی پناہ۔۔۔ابھی ۳۰ چک میں وہ تبلیغی بھی زندہ ہیں۔اور مولوی صاحب بھی اُس مسجد میں موجود ہیں۔

کوئی تحقیق کرنا چاہے۔تو ابھی موقع ہے۔کیا یہی علماء دین کی قدر ہے۔میں نے رمضان المبارک میں ایک بیان کیا۔اسلام آباد بھارہ کہو میں کتابوں کے حوالہ جات دکھا کر توحید وسنت کے موضوع پر تقریر کی۔اُس مسجد میں بھی تبلیغ والوں کی گرفت تھی۔صبح سویرے مولوی صاحب کو مسجد سے بے دخل کر دیا گیا۔

ایبٹ آباد میں تبلیغی مسجد میں جانے کا اتفاق ہوا۔ایک صاحب تبلیغی جماعت کے لیے ہانڈی تیار کر رہے تھے۔اور ساتھ ہی بے چارے بدقسمتی سے ورد کر رہے تھے۔کہ دیکھو یہ سپہ صحابہؓ والے جگہ جگہ فساد پھیلا رہے ہیں۔۔۔میں نے پوچھا بھئی جو سپہ صحابہؓ والے کر رہے

وہ فساد ہے۔تو سمجھ گئے کہ میرے پاس کوئی سپہ صحابہؓ کا خادم بیٹھا ہوا ہے۔۔۔تو کہنے لگے کہ چھوڑو اس بات کو میری ہانڈی جل رہی ہے۔

سوال یہ ہے کہ رائے ونڈ میں مبلغ تیار کیے جاتے ہیں۔یا علماء حق کے راستے میں روڑے۔۔۔کوئی تبلیغی میرے اشکالات کا تسلی بخش جواب دے کر مجھے مطمئن کرے، میں ایک سال جماعت کے ساتھ لگالوں گا۔اگر جواب ہوتے ہوئے نہ دیا گیا۔تو قیامت کے دن تبلیغیوں کا گریبان پکڑوں گا۔کہ انھوں نے جان بوجھ کر جواب نہیں دیا۔اور میں تبلیغ والوں کے ساتھ سال لگانے سے محروم رہ گیا ہوں۔

﴿٦﴾ تبلیغ والے کہتے ہیں کیا ضرورت ہے ایسا مسئلہ بیان کرنے کی جس سے اختلاف پیدا ہوتا ہو۔اور امت میں توڑ پیدا ہوتا ہو۔عرض ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: یا ابت لا تعبدو الشیطان . اے میرے ابا جان شیطان کی عبادت نہ کیجئے۔باپ نے کہا ابراہیمؑ میری آنکھوں سے دور ہو جاؤ۔۔۔بیٹا خدا کا نبیؑ ہے۔اس نے مسئلہ کیا، باپ نے ناپسند کیا باپ بیٹے میں توڑ پیدا ہوا۔۔۔کیا خدا کے نبیؑ نے وہ مسئلہ چھوڑ دیا۔۔۔جس سے توڑ پیدا ہوا۔حضور ﷺ نے قوم کے سامنے ایک مسئلہ پیش کیا۔صدیق اور امین کہنے والے ناراض

ہو گئے ۔ برادری میں توڑ پیدا ہو گیا۔ ایسا توڑ کہ قوم نے پیسہ لے کر سودا دینے سے انکار کر دیا۔۔۔شعب ابی طالب میں قید میں رہنا پڑا۔۔۔ رائے ونڈ والے وہاں ہوتے تو شائد یہ مشورہ دیتے ۔حضورﷺ کیا ضرورت ہے۔ وہ مسئلہ کرنے کی۔۔۔ کہ جس سے اتنا بڑا توڑ پیدا ہوتا ہے ۔حضورؐ کے نورانی طریقوں میں کامیابی کی دعوت دینے والے سوچیں ۔ جہاں تھوڑی سی زمین گرم معلوم ہو وہاں سے قدم بچا کر جس مسئلہ سے تھوڑی تکلیف کا خدشہ ہو وہاں سے اس مسئلہ کو گول کر کے جہاں سے اہل باطل کی طرف سے آنچ آنے کا خطرہ ہو۔ وہیں سے پیٹھ دکھا کر بھاگنا اس کو حضورﷺ کا نورانی طریقہ کہا جائے گا۔ (معاذ اللہ)

شاید کوئی تبلیغی یہ سمجھے کہ یہ لکھنے والا مماتی ہوگا۔ یا کوئی غیر مقلد ہوگا۔ کوئی مودودی ہوگا۔ بریلوی ہوگا۔ الحمد للہ میں دیو بندی حیاتی حنفی اور تبلیغی ہوں ۔ میری مسجد میں بدھ کو گشت ہوتا ہے۔ میں نے اپنے بیٹے سمیت کم و بیش آٹھ آدمیوں کو اپنی بستی سے چار چار مہینے لگوائے ہیں۔ اپنی مسجد میں تعلیم کرواتا ہوں ۔ آئی ہوئی جماعتوں کی نصرت کرتا ہوں نو جوانوں کو چلے چار مہینے ، سہ روزے لگانے کی دعوت دیتا ہوں۔ اس سب کچھ کے باوجود تبلیغ والے جہاں تک درست چلیں

گے، ساتھ دیں گے ۔ جہاں سے لائن کاٹیں گے ۔ ڈنکے کی چوٹ پر تنقید کریں گے۔

پہلے مودودی کی جماعت کے لوگ شہادت کی انگلی کھڑی کر کے کہتے تھے، جماعت اسلامی ایک واحد جماعت ہے جو اقامت دین کا کام کر رہی ہے۔ آج بدقسمتی سے وہی راگ تبلیغ والے الاپ رہے ہیں ۔ کہ یہ تبلیغی جماعت ایک واحد جماعت ہے جو دین کی دعوت دے رہی ہے ۔ باقی تحریکیں دین کی دعوت نہیں دے رہی ہیں۔ تبلیغ والے اگر اپنی بزدلی کے باعث حق گوئی کی جرأت نہیں رکھتے تو جو لوگ حق گوئی اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر کر رہے ہوں۔ اُن کے راستے کا روڑہ نہ بنیں۔

دیکھو حضرت بلالؓ ’احد احد‘ کا ورد کر رہے ہیں ۔ انھیں گرم ریت پر بھاری پتھروں کے نیچے لٹا کر مظالم توڑے جا رہے ہیں ۔ کوئی یہ ثابت کر سکتا ہے کہ انھیں دیکھ کر آپ ﷺ نے یا کسی صحابیؓ نے کہا ہو کہ بلال تم ہی وہ بات چھوڑ دو، جس سے توڑ پیدا ہو رہا ہے۔ یا تمھیں مظالم کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔

میں حیران ہوں کہ یہ لوگ ایک طرف تو دین کی دعوت کے

دائی ہیں ،اور دوسری طرف دین کا کام روکنے میں مصروف ہیں۔خدائے بلند وبرتر نے اپنی پاک کتاب میں فرمایا۔

''ان اللہ الشتریٰ من المؤمنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ .الخ ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے خرید لی مسلمانوں سے ان کی جان اور ان کا مال اس قیمت پر کہ ان کے لیے جنت ہے۔لڑتے ہیں اللہ کی راہ میں پھر مارتے ہیں۔اور مرتے ہیں۔جن لوگوں سے اللہ تعالیٰ نے جنت کے بدلے ان کی جان اور ان کے مال خریدے ہیں۔''

ان کے بارے میں اس آیت میں یہ نہیں کہا گیا کہ وہ بسترے اُٹھاتے ہیں،اللہ کی راہ میں۔چار مہینے سال لگاتے ہیں نہیں کہا گیا ہے کہ وہ قتال کرتے ہیں اللہ کی راہ میں۔اب یہ عجیب دین کی دعوت ہے کہ جس عمل کے بدلے جنت کا وعدہ ہے۔اللہ کی طرف سے،اس سے صرف گریز ہی نہیں کیا جاتا،بلکہ وہ عمل کرنے والوں کی مخالفت کی جاتی ہے۔مجھے ایک تبلیغ والے کہنے لگے ہم جو کسی کے خلاف بات نہیں کرتے تو ہمارے خلاف کوئی کیوں بات کرے۔میں نے کہا تمھارا یہی قدم غلط

ہے کیونکہ آپ کا دعویٰ حضور ﷺ کے نورانی طریقوں میں کامیابی کا یقین ہے اور یہ حقیقت ہے کہ آپ ﷺ کے نورانی طریقوں میں کامیابی ہے۔تو حضور ﷺ نے تو کسی کے خلاف بات کی ہے۔آپ کسی کے خلاف بات نہ کرکے،نورانی طریقہ سے گریزاں کیوں ہیں۔

﴿۷﴾ پنڈی بھٹیاں بائی پاس پر مولانا عبدالحفیظ صاحب نے مدرسہ کے لیے جگہ خریدی نہ رافضی مخل ہوئے نہ بریلوی۔۔۔تبلیغی جماعت پنڈی بھٹیاں کے امیر نے جگہ کے مالک کو کہا کہ یہاں پر دہشت گرد آئیں گے۔کلاشنکوف آئے گی۔ان کو جگہ نہ دی جائے۔ہماری مسجدوں میں جماعتیں آئیں،تو ہم ان کے لیے چار مہینے کی ترغیب دیتے ہیں۔اپنے معمول ترک کرکے تبلیغ والوں کو بات کا موقع دیتے ہیں۔اور تبلیغ والے ہمیں یہود ونصاریٰ اور یہود ونصاری کے ایجنٹوں کا دیا ہوا نام گردانیں۔۔۔یہ کب تک برداشت کیا جائے گا۔

مشرکین عرب نے جب فیض یافتگان نبوۃ کو بے وقوف کہہ کر صحابہ کرامؓ کی شان میں گستاخی کی تو فوراً اس کے جواب میں مالک کائنات نے فرمایا الا انھم ھم السفھاء خبردار یہی لوگ

بے وقوف ہیں جو صحابہؓ بے وقوف کہہ رہے ہیں۔ ابن ابی ذلت والے نے جب صحابہؓ کی شان میں گستاخی کی تو اس کے جواب میں سورۃ منافقون نازل ہوئی۔ مشرکین کے سرداروں نے جب صحابہؓ کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہوئے، اُنکی گستاخی کے انداز میں اُن کو دربار نبوت سے اُٹھانے کی بات کی تو مالک کائنات کا فوراً ارشاد آیا لاتعد عیناک عنھم میرے حبیب یہ مشرک سردار بات سنتے ہیں تو سنیں نہیں سنتے تو نہ سنیں ایک لمحہ کے لیے بھی اپنی نگاہوں کو صحابہؓ سے نہ پھیرنا۔ جنہوں نے صدیقہ کائنات کی شان میں گستاخی کی ان کے بارے میں میرے مالک نے فرمایا لعنو فی الدنیا والآخر. مالک کائنات نے تو اصحابؓ رسولؐ اور ازواجؓ رسولؐ کی شان میں ایک لمحہ کی گستاخی برداشت نہیں کی۔ ہم کیسے برداشت کرلیں۔ سوال تو یہ ہے اصحاب رسولﷺ اور ازواج رسولﷺ کی شان میں گستاخی برائی ہے یا نہیں۔ اگر برائی ہے تو، برائی کے بارے میں حکم ہے کہ برائی ہاتھ سے روک سکتے ہو تو ہاتھ سے روکو، زبان سے روک سکتے ہو تو زبان سے روکو، اگر زبان سے بھی نہیں روک سکتے ہو تو اُس کو دل میں برا سمجھو اور یہ ایمان کا

سب سے کم درجہ ہے۔ غضب تو یہ ہے کہ جو لوگ اس برائی کو ہاتھ سے یا زبان سے روکتے ہیں۔۔۔ تبلیغ والے ان کا راستہ روکتے ہیں۔ تبلیغ والے بتائیں یہ ایمان کا کونسا درجہ ہے۔

﴿۸﴾ مدرسہ اسلامیہ محمودیہ میں تبلیغیوں نے جلسہ کرایا، جلسہ کے اختتام پر ایک طالب علم نے اعلان کر دیا کہ حضرات فلاں تاریخ کو پل لکسیاں پر مولانا اعظم طارق تشریف لا رہے ہیں۔ ابھی یہ کلمات طالب علم کے منہ میں ہی تھے کہ اُس طالب علم کو پکڑ کر پہلے مہتمم صاحب نے مارا، پھر اُس کے استاذ سے کہا کہ اسے خوب پیٹا جائے۔ اس پر بھی تبلیغیوں کا لوہا ٹھنڈا نہ ہوا تو اس کا سر مونڈ کر اسے مدرسہ سے نکال دیا گیا۔ یہ صرف ایک واقعہ تبلیغیوں کے اخلاقی کردار کا پیش کیا گیا ہے۔ جو تبلیغی ہونٹوں پر جعلی مسکراہٹ اور مصنوعی تبسم سجا کر لوگوں سے پیش آتے ہیں اور بھائی بھائی کی رٹ لگاتے ہیں۔ ورنہ واقعات بے حساب ہیں۔

﴿۹﴾ ایک مسجد میں مجاہدین بیان کے لیے گئے۔ وہاں تبلیغیوں کا ہولڈ تھا۔ جب مجاہدین نے بیان کیا تو ایک تبلیغی کھڑا ہو گیا کہنے لگا یہ کیا تم نے قتلو قتلو لگایا ہوا ہے۔ آئندہ ہماری مسجد میں جہاد کی

بات کرے گا، تو کان سے پکڑ کر باہر نکال دیں گے۔ تبلیغ والے بتائیں کیا اسی کو حضور ﷺ کا نورانی طریقہ کہتے ہو۔ جب ہم تبلیغی لوگوں کو ان باتوں کی شکایت کرتے ہیں تو وہ جواب دیتے ہیں۔ کہ یہ اَن پڑھ جاہل لوگوں کی باتیں ہیں۔ ہم پڑھے لکھے لوگ تو ایسی باتیں نہیں کرتے ۔سوال تو یہ ہے کہ ان جاہل لوگوں کو بھی تو کنٹرول کرنا تمھاری ذمہ داری ہے۔ کیونکہ یہ لوگ تبلیغی ہونے کی نسبت سے ایسی باتیں کرتے ہیں۔ ہمیں تو یہ لوگ نہ عالم سمجھتے ہیں، نہ ہماری بات کو اہمیت دیتے ہیں۔

گزشتہ تحریر کی مناسبت سے مرشد المجاہدین فقیہ العصر حضرت مفتی رشید احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ کے ایک طویل بیان (جو کہ وزیرستان تبلیغی مرکز میں شب جمعہ کے موقع پر ۶ شوال ۱۴۱۲ھ بعد از نماز مغرب بیان فرمایا، اس کا ایک اقتباس نقل کرتا ہوں۔ شائد کہ ترے دل میں اُتر جائے میری بات۔۔۔۔ موضوع تبلیغ اور جہاد لازم وملزوم)

''ارشاد فرمایا قرآن مجید کی لفظی تعلیم بھی تبلیغ ہے۔ قرآن مجید کے احکام کی تعلیم دینا بھی تبلیغ میں داخل ہے۔ احکام شرعیہ معلوم کرنے والوں کو صحیح صحیح جواب دینا بھی تبلیغ ہے، عوام میں چل پھر کر ان کو دین کی

طرف متوجہ کرنا یہ بھی تبلیغ کا کام ہے۔۔۔۔ آگے حضرت اقدس فرماتے ہیں۔۔۔ یہ سارے طریقے جواب تک میں نے بتائے ہیں اس حالت میں ہیں کہ جب اسلام کے خلاف طاغوتی طاقتیں کفار کے قوانین اسلام کے راستہ میں حائل نہ ہوں، کسی بھی طریقہ سے اسلام میں رکاوٹ نہ بنیں۔ اگر کفار کی طاقت زور پکڑ جائے۔ اور طاقت کے بل بوتے پر اسلام کی تبلیغ میں رکاوٹ بن کر کھڑی ہو، جب کفر اسلام کو دبانا چاہے تو وہاں تبلیغ کی ایک اور قسم بھی اختیار کرنا پڑے گی۔ یعنی تلوار سے تبلیغ جس سے متعلق رسول اللہ ﷺ کو حکم دیا جا رہا ہے کہ آپ اتنا جہاد کریں کہ کفر کی کمر ٹوٹ جائے۔''

تبلیغ کی اس قسم کا جب ذکر کیا جائے اور جہاد کا نام لیا جائے تو تبلیغ والے فوراً بول اُٹھتے ہیں کہ بھائی سو کافر قتل کرنے سے ایک کافر کو کلمہ پڑھا دینا بہتر ہے۔ یہ درست ہے لیکن یہ اس وقت ہے جب کافر اپنے کفر پر بضد نہ ہو۔ اور اسلام کے مقابلے میں مسلح نہ ہو۔ اور اگر کافر

مذہب اسلام کومٹانے کے درپے ہوتواس وقت حکم خداوندی ہے ۔

''فضربوا فوق الاعناق وضربوا منهم كل بنان.''

(ترجمہ: ان کافروں کی گردنوں پرتلوار مارو،اور جوڑوں پر مارو۔)اور ارشادخداوندی ہے: وقاتلوهم حتى لاتكون فتنة ويكون الدين لله .. اورقتل کرتے چلے جاؤحتی کہ فتنہ ختم ہوجائے۔اور پورادین اللہ ہی کا (غالب) ہوجائے۔ایک کافرکوکلمہ پڑھانے والے بتائیں اگر یہ ہی سبق ہر موقع پر رٹ لگاتے رہیں کہ سوکافر مارنے سے ایک کوکلمہ پڑھانا بہتر ہے،توپھر مندرجہ بالا ارشادات کا کیا مطلب ہوگا۔

مفکرین اسلام اور تبلیغی اکابرین کو اس کی طرف توجہ دینا ہوگی۔کہ صرف اس بات پر آس لگا کر بیٹھے رہنا کہ تبلیغ سے فائدہ بہت ہورہا ہے۔دو چار سال تک یہ بات کھل کر سامنے آجائے گی کہ تبلیغ کا فائدہ زیادہ ہے یا ترک جہاد کا نقصان زیادہ ہے۔فقیہ العصر مرشد المجاہدین ایک غلط خیال کی اصلاح کے عنوان سے ارشاد فرماتے ہیں۔

''بعض لوگ کہتے ہیں فساق وفجار کو اچھی مجالس اور نیک صحبت میں لانا بھی منکرات سے روکنے کا ایک طریقہ ہے۔اگر منکرات سے روکنے کی اس تدبیر کو

کافی سمجھ لیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ معاذ اللہ اس حکمت عملیہ کا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ اور صحابہؓ کو بھی علم نہ تھا۔ترک منکرات کی تبلیغ نہ کرنے کی صورت میں اگر کسی کو محض اثر صحبت سے کچھ مدت کے بعد توبہ کی توفیق ہو بھی گئی تو توبہ سے پہلے جتنا وقت گناہوں میں گزارا اس کا وبال اور عذاب اُن مداہن لوگوں پر بھی ہوگا۔جو اس کی تبلیغ نہیں کرتے اور اگر توبہ کے بغیر موت آگئی تو ایک مسلمان کو جہنم میں پہنچانے کی ذمہ داری اُن مداہن (حق چھپانے والا) لوگوں پر ہوگی۔جنہوں نے اُسے ترک منکرات کی تبلیغ نہ کی۔''

﴿۱۰﴾ ہمارے علاقہ کے ایک سکول ٹیچر جن کو علاقہ بھر میں تبلیغ کا ستون سمجھا جاتا ہے۔اُس کے پاس کچھ لوگ گئے۔اور اسے دین دار سمجھ کر کہا کہ چھٹیوں کے دنوں میں آپ سکول کے طلباء کو چک ۸۷ جنوبی مولانا الیاس گھمن کے مدرسہ میں بھیجا کریں وہ مذاہب باطلہ کی تردید میں ۴۰ روزہ کورس کراتے ہیں۔طلباء میں مذہبی شعور

بیدار ہوگا۔۔۔ ماسٹر صاحب کہنے لگے بھائی عالمی سطح پر تبلیغ کا کام ہو رہا ہے۔اور ہمارے علاقہ میں مولانا عمر فاروق صاحب ؒ تبلیغ کا کام کر رہے ہیں۔''اور دکانداریوں کی کیا ضرورت ہے۔''

زعمائے اُمت توجہ فرماویں اور اس غلط رویہ کا نوٹس لیں۔کہ جہاں کہیں دشمن اصحابؓ رسولؐ کے خلاف نوجوان نسل کی ذہن سازی ہو رہی ہو۔یا قبر کے پوجاری کا یا بدعات کے مریض کا علاج ہو رہا ہو۔اُسے تبلیغی دکانداری سمجھتے ہیں۔جبکہ حضرت مفتی صاحب ؒ مندرجہ بالا بیان میں فرما رہے ہیں کہ جتنا وقت اس کے ساتھ کسی کا گزرا اور جاننے والے نے اُسے ترک شرک وبدعات کی دعوت نہ دی تو اُس کے وبال وعذاب میں وہ بھی حصہ دار ہوگا۔جو اس ارادہ سے ترک منکرات کی دعوت نہیں دے رہا کہ ہماری مجلس میں خود ہی درست ہو جائے گا۔اور اگر اسی حالت وہ مر گیا تو ایک مسلمان کو جہنم میں پہنچانے کا وہ مداہن بھی ذمہ دار ہوگا۔جس نے اسے اپنے قریب رکھ کر بھی دعوت حق نہ دی۔گدھا اور گھوڑا ایک ہی میدان میں دوڑانے کا ارادہ رکھنے والے کتا اور بکرا ایک ہی دیگ میں پکانے کا ارادہ رکھنے والے مرغا اور کوا ایک ہی ہنڈیا میں چڑھانے کا ارادہ رکھنے والے یہ سوچ

لیں کہ حضورﷺ کے نورانی طریقوں میں اس کی مثال نہیں ملتی ہے۔

ایک دینی مدرسہ میں طالب علم مل بیٹھ کر فضائل اعمال پڑھنے لگ گئے۔وہاں ایک تبلیغی بھائی تشریف لائے۔تو کہنے لگے۔۔۔۔

''الحمدللہ اب مدارس میں بھی دین کا کام شروع ہوگیا ہے۔''

جہاں پر ایک شیخ الحدیث درس حدیث دے رہا ہے،اور جہاں پر ایک شیخ القرآن تفسیر پڑھا رہا ہے۔کیا وہ دین کا کام نہیں ہے اور تبلیغی نصاب پڑھایا جائے تو وہ دین کا کام ہے۔یہ کون سے دین کی دعوت ہے۔

چشم گُل کے لیے دنیا میں آفتاب کہاں
بے نور کو نظر آتا ہے بے نور جہاں

مولوی طارق جمیل کہتے ہیں کہ پچھلے سو سال میں اخلاص سے لوگوں نے شہادتیں دیں،کروڑوں انسان تہہ تیغ ہوئے،لاکھوں شہید ہوئے،گھر جلے،عزتیں لٹیں لیکن گاڑی وہیں کی وہیں کھڑی ہے۔ہم ایک انچ بھی نہ بڑھ سکے۔

مولوی صاحب آپ رائیونڈ کے کنویں سے باہر نکل کر کسی بحر قلزم کے کنارے تو آئیں آپ کو پتہ چلے کہ پچھلے سو سال میں کیا

ہوا۔۔۔مولانا آؤ کچھ تھوڑا سا پچھلے سو سال کا آپ کو معائنہ کرادیں۔پچھلے سو سال کے اندر مجاہدین اسلام افغانستان میں پانچ سال تک نظام حکومت ایسے انداز میں چلاکر دکھایا کہ دنیا انگشت بدنداں رہ گئی۔پچھلے سو سال میں قادیانی لڑکی مسلمان کے گھر اور مسلمان کی لڑکی قادیانی کے گھر کو آباد کررہی تھی۔مسلمان لڑکی صدیق ؓ کے دشمن کے گھر کو آباد کررہی تھی۔علمائے حق نے جلسے جلوس کر کے مسلمان لڑکی کو مسلمان کے گھر آباد ہونے کا پابند کیا۔جبکہ یہ سب دیکھ کر تبلیغ والے کی پیشانی پر بل بھی نظر نہ آسکا۔۔۔

ہمارے دور میں سرگودھا ضلع میں صرف چار مدرسے سننے میں آتے تھے۔مدرسہ سراج العلوم،مدرسہ ضیاء العلوم،مدرسہ مدینۃ العلوم مدرسہ عربیہ دالہدیٰ چوکیرہ اور ان میں کسی مدرسہ میں ساٹھ،کسی میں ستر،زیادہ سے زیادہ اسی طالب علم ہوتے تھے۔آج الحمدللہ ضلع سرگودھا میں صرف چار نہیں بلکہ چار سو کے لگ بھگ مدرسے چل رہے ہیں۔جہاں پر کسی مدرسے میں آٹھ سو،کسی میں پانچ سو،کم سے کم ہر مدرسے میں سو طالب علم قرآن سیکھ رہے ہیں۔حدیث پڑھ رہے ہیں۔فقہ وغیرہ علوم سیکھ رہے ہیں۔پچھلے سو سال میں ہم نے اپنی آنکھوں

سے دیکھا کہ نماز عید ادا کرنے کے بعد امام صاحب فرماتے تھے کہ بھائیو بیٹھ جاؤ خطبہ سن کر جانا۔۔۔ہم بیٹھ جاتے امام صاحب دلپذیر کے یا سیف الملوک کے چند اشعار سنا دیتے اور دعاء کرادیتے کہ خطبہ عید ادا ہوگیا۔۔۔آج الحمدللہ اللہ کی مدد سے علماء اُمت کی محنت سے جامعہ اشرفیہ کے فاضل،دارالعلوم کراچی کے فاضل،جامعہ اسلامیہ امدادیہ کے فاضل چھوٹی چھوٹی بستیوں میں موجود ہیں۔اور وہاں امام وخطیب ہیں۔اور اُمت کو درس قرآن وحدیث سنا رہے ہیں۔

تبلیغی حضرات کہتے ہیں کہ تقریروں جلسے جلوسوں سے کیا ہوتا ہے۔اگر کسی کو پروردگار نور بصیرت سے محروم نہ فرمادے تو تقریروں جلسے جلوسوں سے جو کچھ ہوتا ہے وہ دوپہر کے سورج کی طرح نظر آتا ہے۔ایک سو سال پرانا مسئلہ ختم نبوۃ تقریروں جلسے جلوسوں سے حل ہوا۔غاصب انگریز کا تسلط خطہ ہندوستان سے تقریروں جلسے جلوسوں سے ختم ہوا۔

علماء اُمت نے تقریریں کیں جلسے کیے اور جلوس نکالے مسلمان نوجوانوں کے دل میں جذبہ جہاد پیدا ہوا،مسلمان نوجوان نے دنیا کی سب سے بڑی سپر پاور روس کو پاش پاش کر کے رکھ دیا۔۔۔

دشمنانِ صحابہؓ کا جب جی چاہتا تھا ایک نیا پرمٹ، نیا روٹ بنا کر سرِ بازار اصحابِ رسولؐ اور ازواجِ رسولؐ کو بھونکتا تھا۔۔۔ علماء اُمت نے تقریروں جلسے جلوسوں کے ذریعہ دشمن صحابہؓ کو بلوں میں گھسنے پر مجبور کر دیا۔ تبرّا بازوں کے خلاف پرچے درج ہونے شروع ہو گئے۔۔۔ پھر۔۔۔ غیرتِ ایمان سے روٹھے ہوئے لوگوں نے اُمت کے جوڑ کے نام پر دشمن صحابہؓ کو تقویت پہنچانی شروع کر دی، تو تبرا باز نے چین کا سانس لینا شروع کر دیا۔۔۔ کیوں۔؟

ڈنمارک میں کسی بدبخت نے حضور ﷺ کا فوٹو گستاخانہ انداز میں چھاپا تو پوری دنیا کے مسلمان سراپا احتجاج بن گئے۔۔۔ جلسے ہوئے اور جلوس نکالے گئے، تقریریں ہوئیں، جس پر اسلامی برادری نے ان یورپین ملکوں کی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کیا۔ اور ان یورپین ممالک کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیا۔

یہ سب کچھ دیکھ کر بھی اگر کوئی کور چشم کہے کہ جلسے، جلوس تقریروں سے کچھ نہیں ہوتا تو اسے پھر کیا کہا جا سکتا ہے۔

پچھلے سو سال میں نماز تراویح ادا کرنے کے لیے میلوں سفر کر کے ۱۵ رجب کو حافظ قرآن کی تلاش میں لوگ نکلتے تھے۔ اور بمشکل

حافظ قرآن ملتا تھا۔ اور اس کا بھی بھاؤ لگتا تھا۔ کہ حافظ صاحب قرآن سنانے کے اتنے روپے لیں گے۔ مگر اب اللہ کی مدد سے علماء اُمت کی محنت سے ہر ہر بستی میں بچیاں اور بچے حافظ قرآن موجود ہیں۔ جن کے والدین کہتے ہیں ہمارے بچے کا قرآن سن لو۔۔۔ ہم تمھارے امام صاحب کی خدمت بھی کریں گے اور مسجد کی بھی۔

یہ چند ایک چیزیں مولانا طارق جمیل صاحب کی خدمت میں پیش کی ہیں تا کہ مولانا سے پوچھا جا سکے کہ گاڑی وہیں کی وہیں کھڑی ہے یا ہزاروں لاکھوں میل آگے جا چکی ہے۔ البتہ بے جا نہ ہو گا کہ یہ کہا جائے کہ رائیونڈ کی گاڑی وہیں کی وہیں کھڑی ہے۔ کروڑوں انسان ساتھ مل جانے کے باوجود بھی رائیونڈ کے چھ نمبروں میں ساتواں نمبر جہاد شامل نہ ہو سکا۔ جہلاء تو جہلاء تھے علماء بھی چھ نمبروں سے باہر نہ نکل سکے۔۔۔ رائیونڈ کی مرکزی مسجد کے محراب کو درس قرآن درس حدیث کا شرف حاصل نہ ہو سکا۔۔۔

سیدنا صدیق اکبرؓ اور سیدنا فاروق اعظمؓ کے پروانوں نے اُمہات المومنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ کے روحانی بیٹوں نے جان کی بازی لگا کر دشمن صحابہؓ و اہلبیتؓ کے راستہ میں دیوار کھڑی کر دی۔ تو مرکز

رائیونڈ کو ان غازیان حق کی حمایت میں دو لفظ کہنے نصیب نہ ہو سکے

دجال اکبر مرزا قادیانی کے جھوٹے دعوے نبوت پر مجاہدین ختم نبوۃ کی یلغار ہوئی تو مرکز رائیونڈ کو قادیانی دجال کی جھوٹی نبوۃ کے خلاف دو لفظ میسر نہ آسکے۔

کیا مذہب اسلام اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ اہل کفر وشرک مذہب اسلام کے پیشواؤں کو جو مرضی بھونکتے رہیں تم سب کچھ سن کر بھی خاموش رہو۔

عصماء یہودیہ نے اشعار کے ذریعہ سے حضور انور ﷺ کی شان میں گستاخی کی تو عمیر بن عدیؓ نابینا صحابی نے اسے قتل کر دیا تو حضور ﷺ مسرور ہوئے۔۔۔ اور فرمایا کہ تمہارے اس عمل پر دو بھیڑیں بھی سینگ نہیں ٹکرائیں گی۔ کعب بن اشرف یہودی نے حضور ﷺ کی شان میں گستاخی اور مسلمان عورتوں کی شان میں گستاخی کی تو آنحضور ﷺ نے اس کے قتل کا حکم دیا اور اسے قتل کر دیا گیا۔ جب کعب کا سر حضور ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے ان صحابہؓ کو دیکھ کر فرمایا کہ ان چہروں نے فلاح پائی اور کامیاب ہوئے۔ بوڑھا یہودی ابو عفک حضور ﷺ کی شان اقدس میں گستاخانہ اشعار کہتا تھا

۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کون ہے جو میرے لیے یعنی میری عزت کے لیے اس خبیث کا کام تمام کر دے۔ سالم بن عمیر صحابیؓ اُٹھے اور تلوار سے اس گستاخ رسول کو جہنم واصل کر دیا۔

رائیونڈ کی گاڑی پھر پیچھے ہٹنا شروع ہو گئی ہے۔۔۔ جہاد کو منہ چڑھانا شروع کر دیا گیا۔۔۔ عظمت صحابہؓ کی بات کرنے والوں کو فسادی کہنا شروع کر دیا۔۔۔ ختم نبوۃ والوں کی مخالفت کرتے ہیں تو منہ بگاڑ کہتے ہیں۔ ”مرزائی مک گئے نے“ مولانا طارق جمیل صاحب فرماتے ہیں کہ کسی کو مال کا تکبر ہوتا ہے اور کسی کو نیکی کا تکبر ہوتا ہے۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مولانا طارق جمیل کو اور تبلیغ والوں کو مجمع کی کثرت کا تکبر مال کے متکبر اور نیکی کے متکبر سے زیادہ ہو گیا ہے۔ مال کا متکبر کہتا ہے میں بڑا آدمی ہوں اور باقی چھوٹے ہیں۔۔۔ نیکی کا متکبر کہتا ہے میں بڑا نیک ہوں اور باقی چھوٹے نیکوکار ہیں۔۔۔ مولانا طارق جمیل اور باقی تبلیغی یہ نہیں کہتے کہ ہم بڑے دین کے داعی اور باقی چھوٹے نہیں نہیں۔۔۔ تبلیغی کہتے ہیں کہ صرف ہم ہی دین کے داعی ہیں باقی کوئی دین کا داعی ہے ہی نہیں۔۔۔ باقی لوگ مسلک کی دعوت دے کر اُمت پر ظلم کر رہے ہیں۔

تاتاریوں کا جب کسی سے بھی مغلوب ہونا نظر نہ آیا تو مصر کے بادشاہ رکن الدین نے ایک علماء کا وفد تاجروں کی صورت میں (برکا) جو اس وقت روس کا حکمران تھا اسکے پاس بھیجا۔۔۔ برکا مسلمان علماء سے قرآن سن کر بہت متاثر ہوا۔ اور مسلمان ہوگیا۔۔۔ اور تاتاریوں سے ٹکرا گیا۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے اُسے کامیابی عطا کی۔۔۔ اب اس علماء کی محنت کو بھی طارق جمیل تبلیغ والوں کے کھاتے میں ڈال رہے ہیں۔

مولانا فرماتے ہیں کہ اس کے پیچھے بھی تبلیغ والوں کا کام تھا۔ مولانا سے عرض ہے کہ اگر اس کے پیچھے تبلیغ والے ہوتے تو وہ برکا کو کبھی تاتاریوں سے لڑنے نہ دیتے۔۔۔ وہ کہتے بھائی پہلے رائیونڈ جا کر ایمان تو بنالو۔۔۔ بھائی عسکری قوت تو بنالو۔۔۔ بھائی پہلے اپنے آپ کو تو سنوار لو۔۔۔ بھائی تبلیغ کا کام ہوش کا کام ہے۔۔۔ جوش کا کام نہیں ہے۔ وغیرہ وغیرہ اور وغیرہ۔

جو بھی جاہل تبلیغ میں چار مہینے یا سال لگا کر آتا ہے اس کا پہلا درس یہ ہوتا ہے کہ علماء کی جوشیلی تقریروں سے کچھ نہیں ہوتا ۔۔۔ تو سنو! علماء کی تقریروں سے عقائد بنتے ہیں علماء کی جوشیلی تقریروں سے نوجوانوں کے دلوں میں غیرت ایمان پیدا ہوتی

ہے۔ اور گستاخ رسولؐ اور گستاخ صحابہؓ کا راستہ روک دیتے ہیں۔ علماء کی جوشیلی تقریروں سے غازی علم الدین شہید، غازی حق نواز شہید پیدا ہوتے ہیں۔۔۔ غازی عامر چیمہ شہید جیسے عاشق رسول ﷺ پیدا ہوتے ہیں۔ علماء کی تقریروں سے توحید اور شرک، سنت اور بدعت میں امتیاز پیدا ہوتا ہے۔ جبکہ تبلیغ والے کو قبر پرست، گھوڑا پرست، تازیہ پرست ایک ہی صف میں نظر آتے ہیں۔

اور تبلیغ یہ ہوتی ہے کہ توڑی اور گندم ایک ہی بوری میں۔۔۔ کوئلے اور ہیرے ایک ہی بوری میں۔۔۔ دودھ اور گوبر ایک ہی برتن میں رہنے دو تا کہ اُمت میں توڑ پیدا نہ ہو۔۔۔ کلام الٰہی پکار کر کہہ رہا ہے ''انما المشرکون نجس فلا یقربوا لمسجد الحرام'' مشرک نجس ہے اُسے مسجد حرام کے قریب بھی نہ آنے دو۔

علمائے اُمت توجہ فرمائیں کہ جب ہزاروں کے مجمع میں مولانا طارق جمیل پروفیسر طاہر القادری کی طرح رو رو کر لوگوں کو بیان فرمائیں گے۔ کہ صرف تبلیغ والے ایک روشنی کی کرن ہیں۔ باقی سب اندھیرا ہی اندھیرا ہے۔ باقی سب تحریکیں دین کی دعوت نہیں دے رہی ہیں۔ جلسے نہ کرو جلوس نہ نکالو باقی سب علماء مسلک کی دعوت دے رہے

ہیں۔اور یہ اُمت پر ظلم کر رہے ہیں۔

تبلیغی ایک سال لگانے والا تو پھر اپنے زعم میں کہہ سکتا ہے کہ علماء کی جوشیلی تقریروں سے کچھ نہیں ہوتا۔۔۔صرف تبلیغ ہی میں جانے سے ایمان بنتا ہے۔۔۔فتویٰ بھی اسی مفتی کا قابل قبول ہے جس کا وقت لگا ہوا ہے۔۔۔ وغیرہ وغیرہ،ان باتوں کا عوام بے علم لوگوں کے ذہنوں پر کیا اثر پڑے گا۔۔۔ کیا وہ علماء کے قریب ہوں گے یا دور۔۔۔اور اس سے دین کا نقصان ہوگا یا فائدہ۔؟

﴿شیخ چلّی کی کہانیاں﴾

تبلیغی حضرات کہتے ہیں۔۔۔

﴿۱﴾ بزرگوں نے اگر صرف پاکستان کی ہدایت کا ارادہ کیا ہوتا تو پاکستان کب کا ہدایت یافتہ ہو چکا ہوتا۔بزرگوں نے پورے عالم کی ہدایت کا ارادہ کیا ہوا ہے۔اس لیے ہدایت آنے میں دیر ہو رہی ہے۔معاذ اللہ نقل کفر کفر نہ باشد کیا پاکستان کے لیے ہدایت کے واسطے تھوڑا خرچہ تھا اور پورے عالم کی ہدایت پر خرچہ زیادہ آتا ہے۔وہاں تو صرف ''کن'' کی دیر ہے پاکستان ہو یا پورا عالم۔۔۔۔

﴿۲﴾ تبلیغی کہتے ہیں کہ تبلیغ کا کام امریکا ،برطانیہ ،

روس، چین میں حتیٰ کہ پوری دنیا میں پہنچے گا۔سب کے سب لوگ تبلیغ سے مسلمان ہو جائیں گے۔آخر میں چند لوگ باقی رہ جائیں گے۔ان کے ساتھ صرف ڈھائی گھنٹے کی جنگ کرنا پڑے گی۔تو ساری دنیا میں سب کے سب تبلیغی ہو جائیں گے۔تبلیغی بھائیوں سے گزارش ہے کہ جن لوگوں سے ڈھائی گھنٹے جنگ کرنا پڑے گی ان سے بھی جنگ کی کیا ضرورت ہے۔اتنی دنیا کے لیے جو تبلیغ والے صبر کیے ہوئے ہیں تو ان کے لیے بھی چند سال صبر کر لینا چاہیے تا کہ وہ بھی بغیر جنگ کے ہی مسلمان ہو جائیں۔

﴿۳﴾ تبلیغی کہتے ہیں کہ تبلیغ والوں میں ساٹھ آدمی ایسے پیدا ہو چکے ہیں جن کا ایمان صحابہؓ کے معیار تک پہنچ چکا ہے۔جب ۳۱۳ کا ایمان صحابہؓ کے معیار تک پہنچ جائے گا۔تو دنیا میں انقلاب آ جائے گا۔میں کہتا ہوں ۶۰ آدمی تو در کنار ساری دنیا بھر کے تبلیغیوں کو بھی ایک جگہ جمع کر لیا جائے تو اس کے ساتھ دنیا بھر کے علماء صلحاء کو بھی جمع کر لیا جائے تو بھی کسی ایک صحابیؓ کے معیار کو نہیں پہنچ سکتے۔کیونکہ میرے آقا محمد رسول اللہ ﷺ کا ارشاد پاک ہے کہ:

''میرا اصحابیؓ ایک مٹھی جو اللہ پاک کے راستے میں خرچ کرے۔۔۔اور

دوسرے لوگ اُحد پہاڑ کے برابر سونا بھی خرچ کردیں تو میرے صحابیؓ کے برابر نہیں ہوسکتا۔'' اس لیے کہ جو اخلاص صحابیؓ کے خرچ میں ہے وہ اور میں کہاں ۔۔۔ بھائیو صحابیؓ کا معیار تو بہت بلند ہے ۔اگر سارے تبلیغیوں کے معیار ایمان مولانا محمد عمر مجاہد اور اُسامہ بن لادن کے معیارِ ایمان کو بھی پہنچ جائے تو بڑی بات ہے۔

﴿۴﴾ تبلیغ والے جس کھیت سے گزریں اُس کھیت کا چارہ جو بھینس کھائے گی ۔۔۔اُس بھینس کا جو دودھ پیئے گا۔۔۔ وہ بھی تبلیغ میں لگے گا۔۔۔اکثر دیکھا گیا ہے دیہات والے (کھیتوں والے) ان کو مسجد میں بھی داخل نہیں ہونے دیتے۔

تبلیغ والوں کا دعویٰ اُمت میں جوڑ کا ہے۔۔۔اور ! دعوت اُمت میں توڑ کی ہے۔

جن لوگوں نے مسئلہ ختم نبوت کے لیے شہادتیں پیش کیں، خون دیا، ہتھکڑیاں، بیڑیاں پہنیں، جیلیں کاٹیں، عظمت اصحاب رسولؐ کی خاطر تھانوں میں ماریں کھائیں، طعنے سنے، جن کے گھر جلے، اُن تک مولانا طارق جمیل کا یہ خطاب پہنچے گا کہ یہ دین کی دعوت نہیں ہے بلکہ یہ

مسلک کی دعوت ہے ۔۔۔اور یہ اُمت پر ظلم ہے ۔۔۔تو وہ لوگ تبلیغ والوں کے ساتھ جڑیں گے یا ٹوٹیں گے ۔۔۔کچھ عرصہ پہلے تک تبلیغ والوں سے اگر کوئی مسئلہ پوچھتا تھا تو وہ کہتے تھے کہ بھائی ہم تو سیکھنے والے ہیں ۔۔۔بہت بہتر ہوگا کہ تبلیغ والے سیکھنے والے ہی رہیں، جب تک یہ حضرات سیکھنے والے رہے اُس وقت تک جوڑ رہا۔۔۔اب ہر تبلیغ والا سکھانے والا بنتا جارہا ہے ۔۔۔اس سے ایسا بگاڑ پیدا ہوگا جس کا علاج ناممکن ہوجائے گا۔۔۔جن لوگوں نے تبلیغ والوں کے لیے نیک تمناؤں کا اظہار کیا اُن کے ہر کام پر تبلیغ والے تنقید کررہے ہیں ۔سپاہ صحابہؓ پر تنقید، ختم نبوت والوں پر تنقید، وقت کے ظالم حاکم کے خلاف آواز کھولنے والے پر تنقید، جلسے، جلوس کے ذریعے اپنی آواز حصول انصاف کے لیے شیش محلوں تک پہنچانے والوں پر تنقید، مجاہدین اسلام پر تنقید۔۔۔۔اور جو مسجدوں سے تبلیغ والوں کے بستر اُٹھا کر بازار میں پھینکتے ہیں اُن سے جوڑ۔۔۔یہ عجیب روشنی کی کرن ہے۔۔۔۔

زعمائے اُمت کی خدمت میں آخری گزارش:

بخدا میں نے یہ تحریر کسی بدنیتی کی بنیاد پر نہیں لکھی میں نے خالص نیت کے ساتھ ثواب کی نیت سے اور دین کی خدمت کی نیت سے اور اُمت کی بہتری اور بھلائی کی نیت سے لکھی ہے۔اور خصوصاً تبلیغ والوں کی اصلاح کی نیت سے لکھی ہے۔تبلیغ والوں کا اب اکثر یہ ذہن ہو چکا ہے کہ جو ہم کر رہے ہیں یہ دین ہے ۔۔۔ اور جو باقی لوگ کر رہے ہیں وہ سب ٹکریں ہیں۔۔۔

ایک تبلیغی بھائی ایک مفتی سے فتویٰ لینے کے لیے آئے۔مفتی صاحب نے فتویٰ پڑھا۔ جب جواب لکھنے لگے تو تبلیغی کہنے لگا مفتی صاحب آپ کے چار مہینے جماعت کے ساتھ لگ ہوئے ہیں ۔مفتی صاحب نے فرمایا! نہیں ۔۔۔۔تبلیغی کہنے لگا ۔۔۔اچھا پھر فتویٰ نہ لکھیں ۔۔۔ میں کسی اور سے لکھوالیتا ہوں۔

حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جب مولانا محمد یوسف صاحب رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے تو حضرت لاہوری نے فرمایا: ”

''یوسف بیٹے تمھارے باپ محمد الیاس رحمۃ اللہ علیہ

کی تحریک نے (یاس کو آس) لگا دی ہے۔لیکن ایک بات یاد رکھنا، کہ اُس وقت کسی بھی تحریک کا زوال شروع ہو جاتا ہے جب اُس تحریک کے لوگ یہ سمجھنے لگ جائیں کہ جو ہم کر رہے ہیں صرف یہ دین ہے۔باقی سب مٹی چھان رہے ہیں۔''

تبلیغی اب اس کینسر کا شکار ہو چکے ہیں ۔شائد میری یہ تحریر پریس تک نہ پہنچتی ۔۔۔ اگر مولانا طارق جمیل صاحب کا یہ بیان نہ سنتا کہ :

''باقی تحریکیں دین کی دعوت نہیں دے رہی ہیں۔''

تبلیغی حضرات کے کام محنت ،اخلاص ،قربانی ،فکر لگن کڑھن انسانیت سے ہمدردی کا انکار نہیں کیا جا سکتا ۔لاکھوں انسانوں کی زندگیوں کا بدلنا،عمل پر آنا اور میرا خود تبلیغ والوں سے فیض حاصل کرنا یہ ایک حقیقت ہے ۔جس کا انکار مشکل ہے ۔لیکن اگر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی جماعت میں عبداللہ بن اُبی پیدا ہوسکتا ہے۔تبلیغ والوں میں بھی غلط لوگوں کا شامل ہو جانا۔اور اپنا فن دکھلانا ناممکن نہیں ۔تبلیغ میں ابھی اخلاص سے کام کرنے والے بہت لوگ ہیں۔لیکن اس مقدس

مشن میں دڑاریں پیدا کرنے والوں کا بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔۔۔ جو یہ سمجھ کر بیٹھے ہیں کہ سارے کا سارا دین انہیں چھ نمبروں میں ہے۔ حالانکہ مولانا الیاس رحمۃ اللہ کا تو فرمان یہ ہے۔ کہ

''ان چھ نمبروں پر عمل کر کے پورے دین پر چلنا آسان ہو جاتا ہے۔''

اب ایک بات سمجھیں کہ کوئی شخص کہتا ہے بھائی نورانی قاعدہ پڑھنے سے پورا قرآن پاک پڑھنا آسان ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی بے عقل یہ سمجھ کر بیٹھ جائے کہ یہ نورانی قاعدہ ہی سارا قرآن ہے تو یہ اس کی کم فہمی ہوگی۔ اسے یہ بتانا ضروری ہوگا۔ کہ نورانی قاعدہ پڑھنے سے پورا قرآن آسان ہو جاتا ہے۔ نورانی قاعدہ کو پورا قرآن نہیں کہا جا سکتا۔ اسی طرح چھ نمبروں پر عمل سے پورا دین نہیں آ جاتا۔۔۔ البتہ پورے دین پر چلنا آسان ہو جاتا ہے۔

علمائے اُمت تبلیغ والوں سے گشت کرائیں۔ ان کے ساتھ چلہ چار مہینے لگائیں۔ لیکن ان کو نہ کسی مسجد کا امام خطیب بنایا جائے، نہ مسجد کمیٹی کے ممبر بنائے جائیں۔ کیونکہ ایسا کرنے سے یہ دین کا باقی کام روک دیں گے۔ اور صرف تبلیغی نصاب اور چھ نمبروں پر ہی گزارہ کافی سمجھیں گے۔